# شہید ملت میر واعظ کشمیر مولوی محمد فاروق رح

## حیات، خدمات اور کارنامے

### ایک سرسری جائزہ

از۔ محمد سعید الرحمٰن شمس، مدیر نصرۃ الاسلام، کشمیر

(۳)

شہید ملت رح کے دل میں اسلام اور مسلمانوں کا درد و سوز کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ وہ رات دن امت مسلمہ کی صلاح و فلاح کے لیے سوچتے رہتے، وہ مجموعی طور سے ملت کے اندر خدا اعتمادی اور خود اعتمادی کے اوصاف دیکھنے کے زبردست خواہاں تھے۔ شہید ملت رح کے اندر فطری قیادت کی بے پناہ صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ جرائت و بے باکی اور تنظیمی لیاقت بدرجہ اتم موجود تھی۔ مسائل حاضرہ پر ان کی نظر بڑی گہری، عمیق اور دور رس تھی، دور حاضر میں اسلامی تعلیمات اور دینی اقدار کے فروغ کے ساتھ ساتھ اسلام کی سربلندی اور امت مسلمہ کے موجودہ تمام تر مسائل کے منصفانہ حل کے لیے پوری زندگی خلوص اور دیانت کے ساتھ سرفروشانہ جدوجہد کرتے رہے۔ شہید ملت رح اپنے وقت کے عبقری (Genius) انسان تھے، جن کے اندر دین اسلام کے احیاء و تجدید کی وہ روح کارفرما تھی جو

کسی خاص خطہ تک محدود رہنا نہیں چاہتی تھی۔ وہ دینِ اسلام کے آفاقی نظریات کے پرجوش داعی اور مبلغ تھے۔ ان میں اپنے اکابر و اسلاف کا وہ جوہر سمٹ آیا تھا جو رشد و ہدایت اور دعوت و جہاد کا مرکب تھا۔ وہ زندگی کے آخری لمحہ تک سرحدِ اسلام کے محافظ اور نگراں کا رول ادا کرتے رہے۔ تلوار کا کام تحریر و تقریر سے لیا۔ اور خونِ جگر کی سیاہی، جرأت و بے باکی، بے جگری اور دل سوزی سے اس راہ میں صرف کر کے لوگوں کو پیغامِ عمل دیتے رہے۔ ؎

زمانہ بڑے غور سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے

دینِ اسلام کا یہ عظیم اور قابلِ فخر فرزند، بے باک مجاہد اور مخلص ترجمان ۲۵ ذی قعدہ ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۹۰ء بروز پیر دن کے گیارہ بجے حق و انصاف کے حصول، ملی تشخص کے تحفظ اور آزادیٔ وطن کی خاطر بے کسی اور مظلومیت کے عالم میں شہادت کا جام نوش کر کے ہمیشہ کے لیے زندہ جاوید ہو گئے۔

" وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ " (القرآن)

(اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں ان کی نسبت (یوں بھی) مت کہو کہ وہ (معمولی مردوں کی طرح) مردے ہیں بلکہ وہ تو (ایک ممتاز حیات کے ساتھ) زندہ ہیں لیکن تم ان حواس سے اس حیات کا ادراک نہیں کر سکتے۔)

## ہمہ گیر نقوش و اثرات

بلا شبہ شہیدِ ملت نے ہمارے لیے تحریکِ حریت کشمیر کے لیے جو پیغامِ عمل

چھوڑ لیے جو انمٹ نقوش اور ہمہ گیر اثرات چھوڑے ہیں وہ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے، وہ نقوش یادوں کے پردے اور خیالات کے دریچے پر اس طرح دبتے اور ابھرتے رہیں گے جس طرح آسمان پر ستاروں کی تنک تابی۔ مگر اس انسانی فطرت و شعور کو کیا کیا جائے کہ شہید ملتؒ بظاہر ہم میں نہیں ہیں تو ہر مجلس و محفل سونی اور اداس اور ماحول بھاری بھاری اور سوگوار معلوم ہوتا ہے۔

شہید ملتؒ ظاہری نگاہوں سے ہم سے دور ہو گئے لیکن اب بھی ایسا معلوم ہوتا ہے اور یہ احساس ہوتا ہے کہ شہید ملتؒ سالارِ کارواں ہیں میر محفل ہیں اور ؎

یہ چل رہے ہیں وہ پھر رہے ہیں
یہ آ رہے ہیں وہ جا رہے ہیں

(ختم شد)

---

بقیہ "تبصرہ" | تدریس کا تجربہ، ماہر تعلیم اور مختلف عالمی زبانوں کے ماہر ہیں یہی اسی لئے ڈاکٹر عبداللہ عباس جو کچھ لکھتے ہیں پوری بصیرت اور وسیع و طویل مطالعہ کے بعد "تفہیم المنطق" ہمارے دعوی کی بیّن دلیل ہے جو سمندر کو کوزہ میں بند کرنے کی مصداق ہے۔ تین سو صفحے کی مبسوط کتاب چھ ابواب پر منقسم ہے اور ہر باب کے ذیل میں متعدد فصول میں اور ذیلی عنوانات۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ مدارس اسلامیہ کے ذمہ دار حضرات طلباء اور اساتذہ اس مفید اور اعلیٰ تحفہ کی قدر و قیمت اور معنوی افادیت کے پیش نظر فی الفور نصاب تعلیم میں شامل کریں تاکہ منطق و فلسفہ جیسے فنون کے بارے میں جو ایک پُر ہیبت تصوّر نوخیز طلبا کے ذہن نشین کرایا گیا ہے وہ دور ہو سکے اور باذوق طلباء اپنی صلاحیتیں بڑھا سکیں۔

م۔ س۔ شمس۔ مدیر نصرۃ الاسلام، کشمیر